بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اشارات

برِعظیم ہند و پاکستان کی تقسیم جن حالات کے نتیجہ میں ہوئی اور تقسیم کے وقت جو حالات پیش آئے اُن کا تذکرہ بڑی دلفگار داستان ہے۔ لیکن اس تقسیم کے بعد اس برِعظیم کے حالات درست ہو جانے کی توقع کی جا سکتی تھی اگر ہندو مسلم آویزش کے اس حل کو بھارت کے ہندو کھلے دل کے ساتھ قبول کر لیتے اور دیانتداری کے ساتھ ایک اچھے اور صلح پسند پڑوسی کی حیثیت سے رہتے۔ لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے پاکستان کے قیام کو خواہ مخواہ اپنی ناکامی سمجھ کر اپنے دل میں اس کے خلاف انتقام کی آگ بھڑکا رکھی ہے اور وہ ہر وقت اس کو نقصان پہنچانے کی تدابیر سوچتے رہتے ہیں۔ اس غیر معقول اور متعصبانہ طرزِ فکر میں بہت کچھ عمل دخل ہندو کی طبعی تنگ نظری کا بھی ہے۔ چنانچہ اس کے منتقمانہ جذبات کے شعلے آج اٹھارہ سال سے ہندوستان کے مسلمانوں پر بھی بھڑک رہے ہیں، اور پاکستان کی سرحدوں پر بھی وقتاً فوقتاً بھڑکتے رہتے ہیں۔ یہ آگ کسی طرح فرو نہیں ہونے پاتی، کیونکہ ایک چھوٹا ظرف اور تنگ دل اسے اپنے اندر پرورش کیے چلا جا رہا ہے۔

ہندو صرف بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کو ہی نہیں ستا رہے ہیں بلکہ انہوں نے پاکستان کے ساتھ ایک ایسا افسوسناک طرزِ عمل اختیار کر رکھا ہے جو سیاسی، اخلاقی اور معاشی، کسی اعتبار سے بھی صحیح نہیں۔ ایک طرف ریاستوں کے الحاق کے متعلق یہ اصول خود انہوں نے طے کیا تھا کہ کسی ریاست کے عوام جس طرف فیصلہ کریں، ریاست اُسی مملکت کے ساتھ شامل ہو گی،

اور اسی کو بنیاد بنا کر جونا گڑھ، اور حیدر آباد پر قبضہ کیا گیا۔ مگر دوسری طرف کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی غرض سے اس اصول کو انہوں نے خود ہی پس پشت ڈال دیا اور اس کے بجائے یہ کہا کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ عوام کے ہاتھ میں نہیں بلکہ وہاں کے حکمران کے ہاتھ میں ہے۔ اس غلط مفروضے کو بنیاد بنا کر انہوں نے کشمیر پر چڑھائی کر دی اور بالجبر ریاست کے سرسبز اور شاداب حصے پر قبضہ جما لیا۔ اہلِ کشمیر نے جب مدافعت کی اور پاکستان نے اس غیر اخلاقی طرزِ عمل پر احتجاج کیا تو بھارت نے اقوامِ متحدہ کے سامنے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ اس ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے مجاز صرف وہاں کے عوام ہیں۔ لیکن یہ وعدہ خلوص اور نیک نیتی پر مبنی نہ تھا۔ چنانچہ ریاست کو عوامی رائے کے علی الرغم محض جبر و تشدد کے زور سے بھارت میں مدغم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اس طرزِ عمل سے بھارت کا اخلاقی وقار بھی پست ہوا، اور پاکستان اور بھارت کے درمیان مفاہمت اور صلح کی فضا قائم ہونے کے بجائے اُلٹی مزید کشیدگی پیدا ہو گئی۔

اس صورتِ حال نے بھارت اور پاکستان کے درمیان مسلسل کھچاؤ پیدا کر رکھا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب سے دونوں ملک معرضِ وجود میں آئے ہیں، ایک لا متناہی "سرد جنگ" جاری ہے۔ یہ جنگ اپنے نتائج کے اعتبار سے اصل جنگ سے کسی طرح کم تباہ کن نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ سے قوم کے اعصاب پر ہمیشہ ایک ناقابلِ برداشت دباؤ رہتا ہے جو اس کے قویٰ کو بالکل مضمحل بلکہ شل کر کے رکھ دیتا ہے۔ پھر نفرت کے جذبات پالنے کی وجہ سے چڑ، ضد، ہٹ دھرمی اور جذباتیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی صلاحیتوں کو کسی تعمیری کام پر نہیں لگا سکتی۔ اس کے علاوہ خوف و ہراس کی وجہ سے قوموں کے اندر خود اعتمادی ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہراساں ہو کر بسا اوقات خود اپنے خلاف ایسی حرکات کر بیٹھتی ہیں جن کے بُرے نتائج انہیں صدیوں تک بھگتنے پڑتے ہیں۔ جرمنوں جیسی عظیم الشان

قوم کو اسی خوف کے جذبہ نے مخبوط الحواس بنا دیا اور اُس نے اپنی آزادی کا خود اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ کر رکھ دیا۔

بطنِ مستقبل میں کیا پنہاں ہے اس کے بارے میں کوئی بات بھی یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن بھارت نے جو غیر دانشمندانہ روش اختیار کر رکھی ہے اُس سے اُسے اور پاکستان دونوں کو شدید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اب عملاً صورتِ حال یہ ہے کہ دونوں ممالک جن کے ایک دوسرے کے ساتھ نہایت گہرے معاشرتی اور تہذیبی روابط ہیں، جن کی سرحدیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں، اور جنہوں نے آج سے ۱۸ سال پہلے ایک ہی مادرِ وطن کی کوکھ سے جنم لیا ہے، ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ پاکستان نے ہر مرحلے پر قابلِ تعریف ضبط اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیا اور اس بات کی کوشش کی کہ حالات کو کسی طرح سنوارا جا سکے۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بھارت نے اپنی قوت و طاقت کے زعم میں پاکستان کی جائز شکایات کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی، بڑے غرور کے ساتھ وعدہ خلافیوں پر وعدہ خلافیاں کرتا چلا گیا اور کسی مرحلہ پر بھی صلح پسندی کا ثبوت نہ دیا۔ اُس کے اِس عاقبت نا اندیشانہ طرزِ عمل کی وجہ سے پاکستان کے اندر تلخی کے جذبات پیدا ہو گئے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دونوں ممالک کے درمیان اتحاد و اتفاق کے بجائے نفرت و حقارت کی فضا پائی جاتی ہے اور دونوں ممالک کی فوجیں ہتھیاروں سے مسلح ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہیں۔ خدانخواستہ اگر جنگ چھڑ گئی تو دونوں ممالک کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔ دورِ جدید کی جنگ کو ماضی کی لڑائیوں پر قیاس نہ کرنا چاہیے جن میں صرف متحارب گروہ اپنی جوانمردی کے جوہر دکھاتے تھے۔ آج کی جنگ اپنے جلو میں تباہی اور بربادی کے طوفان لاتی ہے۔ یہ آگ ایک مرتبہ بھڑک اٹھے تو صرف فوجیں ہی اس کا ایندھن نہیں بنتیں بلکہ شہری آبادیاں بھی جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ پھر بسا اوقات